ربوہ

ماہنامہ

تحریک جدید

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

وفا ۱۳۵۳ ہش

جولائی ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیرونی ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان کے ہمراہ۔ تصویر میں بعض ربوہ کے دوست بھی ہیں جو جلسہ کے موقع پر مختلف فرائض سرانجام دے رہے تھے

HAZRAT KHALIFATUL MASIH III
with delegates from various countries of the world on the occasion of Annual Jalsa (1973). Some of the Jalsa workers are also seen in the picture.

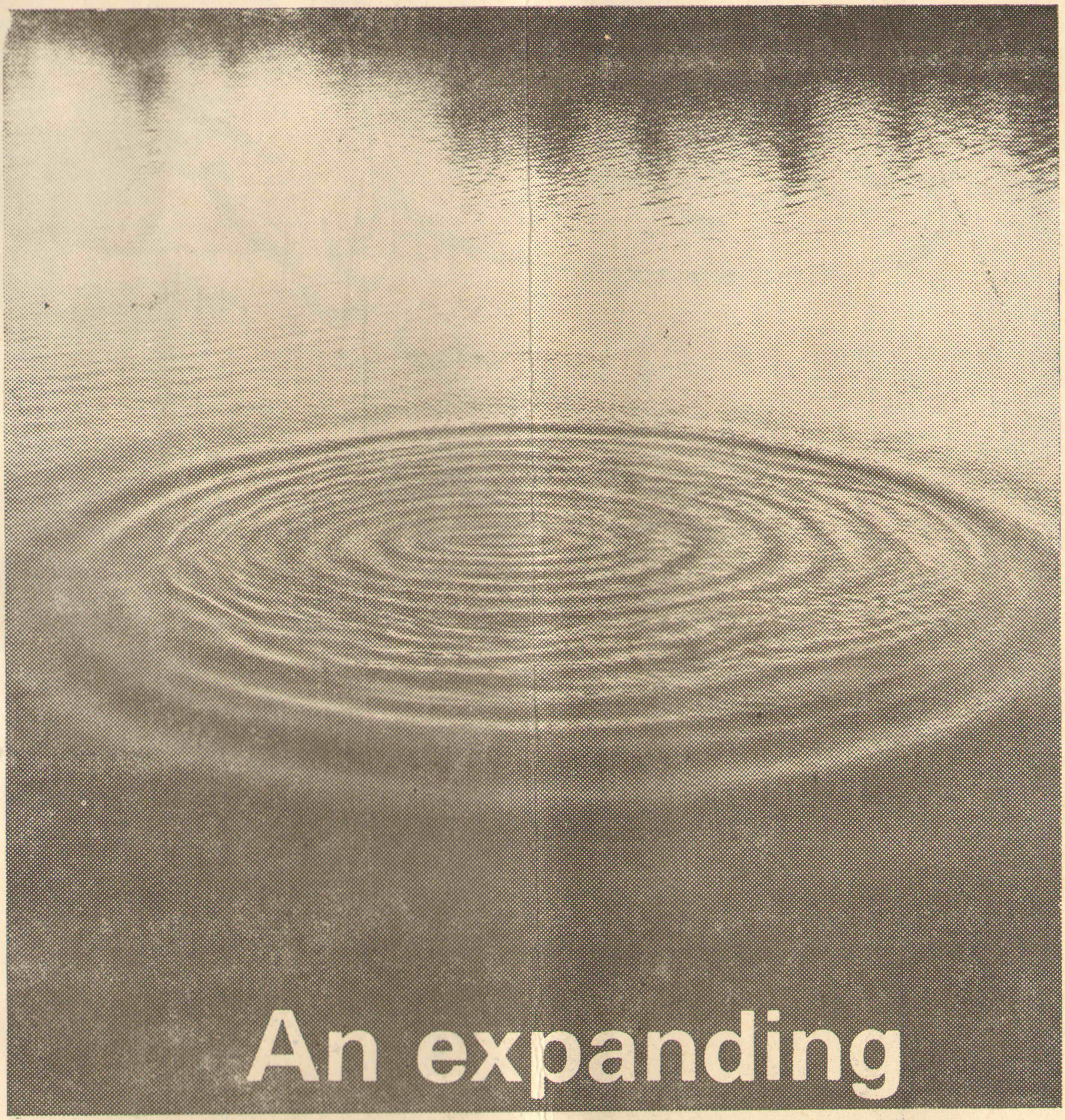

Digitized by Khilafat Library Rabwah

After successfully weathering the storm, we cannot rest on our oars. In the process of change the Muslim Commercial Bank is playing its vital role.

THE MUSLIM COMMERCIAL BANK LIMITED MCB

MUSLIM COMMERCIAL BANK LTD.

KEYMER

MCB 39/12/72

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

وفا ۱۳۵۳ ہش

(جولائی ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

ترتیب

- کامیاب زندگی (اداریہ) صـ۲
- اقتباس، ایک شعر صـ۴
- حقیقی مسلمان صـ۵
- قرآن کریم کے فضائل و برکات صـ۸
- امراء اضلاع و صدران مربیانِ سلسلہ متوجہ ہوں۔ صـ۱۱
- یوں اپنے گھر کو آگ لگاتا نہیں کوئی (نظم) صـ۱۲
- جہانِ نو (نظم) صـ۱۳
- اسلام کی مقبولیت سے عیسائیوں میں بوکھلاہٹ۔ صـ۱۴
- اشتہارات صـ۱۵

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل : ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۰ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۷

وفا ۱۳۵۳ ہش

(جولائی ۱۹۷۴ء)

اداریہ

کامیاب زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کو انفرادی حیثیت سے دیکھا جائے یا قومی اور اجتماعی حیثیت سے، اِس بات سے انکار ممکن نہیں کہ کامیابی اور ناکامی ایک نسبتی امر ہے اور اس امر کی نسبت مقصدِ حیات سے ہے۔ جبتک مقصد کا یقین نہ ہو جائے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ زندگی کامیاب رہی ہے یا ناکام۔ مقصد کو نظر انداز کر کے انسان انفرادی حیثیت میں یا کوئی قوم ــــ آسمان کو بھی چھو لے ــــ یا آج کی سائنسی ترقی کی بات کرتے ہوئے، چاند پر بھی پہنچ جائے ــــ تو اسے کامیابی نہیں کہا جائے گا۔ اگرچہ یہ مقصدِ متعیّنہ کے خلاف تو بہرحال کامیابی ہی ہوگی لیکن چونکہ اصل مقصد کو حاصل نہ کیا جا سکے گا اِس لئے اسے صاف اور واضح الفاظ میں ناکامی ہی کہا جائے گا۔ البتہ اگر آسمان کو چھونا اور چاند پر جانا ہی مقصدِ حیات ہو تو یقیناً اس زندگی کو کامیاب کہنے میں کسی کو کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ ہوگی۔

ہم احمدی ہیں اور ہمارا مقصدِ حیات قرآن کریم کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کو پانا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے جس رنگ میں اور جس قلبی کیفیت کے ساتھ ہمیں اسلام پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر قدم مارنے اور اسے اپنی زندگیوں پر حاوی کرنے کی اہمیّت کو پیشِ نظر رکھنا ہے وہ اِس بات سے عیاں ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں

کس قسم کے احمدی بنانا چاہتے تھے۔ اگر ہم پر یہ بات واضح ہو جائے اور ہم اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو یقیناً ہماری زندگی ـــــ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی ـــــ کامیاب کہلانے کی مستحق ہوگی ورنہ ہم آسمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بھی چھو لیں تو یہ کارنامہ بے معنی اور غیر مفید ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

" اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دُنیا کچھ چیز نہیں ہے لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دُنیا کے لئے ہے، ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی "

(تذکرۃ الشہادتین)

اِن چند الفاظ میں ہمارے مقصدِ حیات کو اِس بات پر منحصر کیا گیا ہے کہ ہماری زندگیاں صحابہ کرامؓ کے نقوشِ قدم پر بسر ہونی چاہئیں۔ ہمیں اسلام سے لگاؤ اور ہمارا اسلام پر عمل اسی رنگ کا ہونا چاہیئے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :-

" سوائے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہیں آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو "

" خدا تعالیٰ نے چاہا کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے ہاں چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بُغض و کینہ نہ رہے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو لیکن اگر کوئی شخص اِس جماعت میں داخل ہو کر بھی اِس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا وہ یاد

(باقی صـ۷ پر)

اقتباس

حقیقی نماز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت اور عطوفیت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مُرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۵)

حضور علیہ السلام نے ایک رنگ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ہم سب کو بھی اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

چہ گویم فضل او بر من چگون است
کہ فضلِ اوست ناپیدا کنارے

ترجمہ :- مَیں کیا بتاؤں کہ اس کا فضل مجھ پر کس طرح کا ہے کیونکہ اس کا فضل تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور کرے اور وہ چشمِ بصیرت رکھتا ہو تو اسے ہر لمحہ اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نشان نظر آئینگے اور وہ یہ محسوس کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو وہ ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس کے فضلوں اور احسانوں کو گننے لگو تو تم ہرگز نہ گن سکو گے۔ اِس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سمندر جس کا کوئی کنارہ ہی نہ ہو۔ جس طرح ایسے سمندر کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی مکمل طور پر بیان کرنا محال ہے۔

حقیقی مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اُس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اُس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اِس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اُس کی طاعت اور اُس کے عشق اور محبت اور اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور "عملی" طور پر اِس طرح سے کہ خالصاً لِلّٰہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوّت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے ....

اب آیاتِ ممدوحہ بالا پر ایک نظرِ غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقّق ہو سکتی ہے کہ جب اُس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اُسی مُعطیٔ حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اُس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مُدعیٔ اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اُس کے ہاتھ اور پیر اور دِل اور دماغ اور اُس کی عقل اور اُس کا فہم اور اُس کا غضب اور اُس کا رحم اور اُس کا علم اور اس کا عِلم اور اس کی تمام رُوحانی اور جسمانی قوتیں اور اُس کی عزّت اور اُس کا مال اور اُس کا آرام اور سُرور اور جو کچھ اُس کا سر کے بالوں سے پیروں کے

ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک
کہ اُس کی نیّات اور اُس کے دل کے خطرات اور
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اُس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع
ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اُس شخص کے
تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدقِ
قدم اِس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے
وہ اُس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام
اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں
کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور اِن آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی
صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ
کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقتِ اسلام
ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا
معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور
اُس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں
کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اُس کی تقدیس
اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیّت کے آداب
اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و
قدر کے اُمور بہ دل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت
نیستی اور تذلّل سے ان سب حکموں اور حدوں اور
قانونوں اور تقدیروں کو بارادتِ تام سر پہ اُٹھا
لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک
معارف جو اُس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ
اور اُس کی ملکوت اور سلطنت کے علوّ مرتبہ کو معلوم
کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اُس کے آلاء اور نعماء
کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم
کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی
وقف کرنے کی یہ ہے کہ اُس کے بندوں کی خدمت
اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی
غم خواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں
کو آرام پہنچانے کے لئے دُکھ اُٹھاویں اور دوسروں
کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اِس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت
نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اِس شریف
لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقّب نہیں ہو سکتا
جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اُس کی تمام قوتوں
اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے
اور اپنی انانیّت سے مع اُس کے جمیع لوازم کے ہاتھ
اُٹھا کر اُسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔

پس حقیقی طور پر اُسی وقت کسی کو مسلمان کہا
جائے گا کہ جب اُس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت
انقلاب وارد ہو کر اُس کے نفسِ امّارہ کا نقشِ ہستی
مع اُس کے تمام جذبات کے یک دفعہ مٹ جائے
اور پھر اِس موت کے بعد مُحسِنٌ لِلّٰہ ہونے کے نئی زندگی
اُس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو
جو اُس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کے
اَور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اُس کی
عزّت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزّتی

اور ذلّت قبول کرنے کے لئے مُستعد ہو اور اُس کی وحدانیّت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیّار رہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اُس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اسکی رضاجوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوّتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے۔ غرض اُس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرلے اور اُس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔

اور خلق اللہ کی خدمت اِس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طُرق کی راہ سے قسّام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض لِلّٰہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچّی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوّت سے مدد دے اور اُن کی دُنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے ——

سو یہ عظیم الشّان للّٰہی طاعت و خدمت جو پیار اور محبّت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیّتِ تامہ سے بھری ہوئی ہے یہی اسلام اور اسلام کی حقیقت اور اسلام کا لُبِّ لباب ہے جو نفس اور خلق اور ہوا اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷ تا ۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

(بقیہ صـ۳)

رکھے کہ دشمنوں کی اس مراد کو پورا کر دے گا۔ وہ یقیناً ان کے سامنے تباہ ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کا رشتہ نہیں اور وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔"

احمدیوں کی انفرادی طور پر اور احمدیہ جماعت کی مجموعی طور پر کامیابی صرف اور صرف اس بات کا نام ہے کہ وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اس پروگرام پر عمل پیرا ہو جو اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے بتایا تھا دل و جان سے عمل کرے۔ جتنا زیادہ اس پر عمل کیا جائے گا اتنی ہی زیادہ کامیابی ہمارے مقدّر میں لکھی جائے گی۔ ہماری دعا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص مکمل طور اسی طرح کا احمدی بن جائے جیسا کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے۔

اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ آمین

قرآن کریم کے فضائل و برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرّم شیخ خورشید احمد صاحب)

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی وہ مقدس کامل ترین کتاب ہے جو تا قیامت بہترین رنگ میں بنی نوع انسان کی راہ نمائی کرتی چلی جائے گی۔ اِس مطہر و مقدس کتاب کی برکات غیر محدود ہیں اور اس کے فضائل لامتناہی یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے مامور و مُرسل نے جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع کی برکت سے قرآنی حقائق و معارف کا مطالعہ فرمایا تو وہ بے ساختہ یہ پُکار اُٹھا کہ ؎

کِس سے اِس نُور کی ممکن ہے جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

ذیل میں مختصراً چند قرآنی برکات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی پہلی برکت اور فضیلت یہ ہے کہ وہ مذہب کی حقیقی ضرورتوں کو بدرجۂ اتم پُورا کرتا ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے مذہب کی پانچ اہم ضرورتیں ہیں۔ اوّل وجودِ باری تعالیٰ کا ثبوت اور اس کی صفات کا علم۔ دوم انسان کی رُوحانی صلاحیتوں کا بیان اور ان کا ثبوت۔ سوم ان اُمور کا بیان جو روحانی صلاحیتوں کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ چہارم انسانی زندگی کے مآل اور اس کے ثبوت کا اظہار اور پنجم عملی رنگ میں اللہ تعالیٰ سے زندہ اور کامل تعلق پیدا کرنا۔

یہ قرآن کریم کا ہی کمال ہے کہ وہ مذہب کی اِن پانچوں ضرورتوں کو ہر لحاظ سے مکمل طور پر پُورا کرتا ہے۔ اور پہلی چار ضرورتوں کو پُورا کرنے کے بعد بآوازِ بلند یہ کہتا ہے کہ :-

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل : ۷۳)

یعنی یاد رکھو کہ تمام اسلامی احکام کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کو پالے۔ اگر اِس دُنیا میں کسی کو خدا نظر نہیں آتا تو یقیناً اگلی دُنیا میں بھی اُسے نظر نہیں آئے گا۔

پھر وہ مومنوں کو بشارت دیتا ہے کہ :-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا
وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝
(حٰمٓ سجدہ)

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے ہیں ہم اُن پر فرشتے نازل کرتے ہیں جو اُنہیں کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور نہ غم کرو تمہیں جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔

قرآن کریم کی دوسری برکت یہ ہے کہ انسانی اخلاق و اعمال کے متعلق اس نے جو تعلیم پیش کی ہے دُنیا کا کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پُر معارف تصنیفات میں قرآنی علوم کی روشنی میں اخلاق کے ایسے اصول بیان فرمائے ہیں جو حرفِ آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے بتایا ہے کہ قرآن کریم نے بنی نوع انسان کی راہ نمائی کے لئے کون کون سے اخلاقی اصول پیش کئے ہیں اور یہ بھی قرآن کریم نے بتایا ہے کہ یہ اخلاق کیسے پیدا کئے جا سکتے ہیں؟ اُن کے حصول کی راہ میں جو روکیں پیدا ہوتی ہیں اُنہیں کیونکر دُور کیا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم کی تیسری برکت یہ ہے کہ وہ علم معاد کے متعلق بھی انسان کی کامل راہ نمائی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (مومنون)

یعنی اے لوگو! کیا تم خیال کرتے ہو کہ تمہاری پیدائش عبث اور فضول ہے اور تم لوٹ کر ہماری طرف نہیں آؤ گے؟

اِس میں ہمیں بتایا گیا کہ انسان کی یہ زندگی عبث نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد بہرحال اسے ایک اور زندگی ملے گی جو اس کی پیدائش کی غرض کو تکمیل تک پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تفصیلی طور پر اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح مرنے کے بعد انسانی اعمال کے مطابق اسے دوسری زندگی حاصل ہوگی اور اس زندگی کی کیا کیا خصوصیات ہوں گی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی)

قرآن کریم کی چوتھی برکت یہ ہے کہ اس نے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات کے متعلق بھی ہماری کامل راہ نمائی کی ہے حالانکہ دیگر مذاہب اِس بارہ میں بالکل خاموش ہیں۔ قرآن کریم نے اصولی رنگ میں ہمیں بتایا ہے کہ ساری انسانیت کی تکمیل اور بنی نوع انسان کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

(نساء)

یعنی اے انسانو! اپنے ربّ کا تقویٰ
اختیار کرو جس نے تم کو ایک جان سے
پیدا کیا اور اس سے اس کی قسم کا جوڑا
بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانیت ایک نفسِ واحدہ ہے جس کے دو ٹکڑے یعنی عورت اور مرد ہیں۔ (۱) دونوں کے ملنے سے ہی انسانیت مکمل ہوتی ہے اور وہ اپنی صلاحیتوں کا پوری طرح اظہار کر سکتی ہے۔ اسلام نے تفصیلی طور پر حقوقِ نسواں، عورتوں اور مردوں کی ذمہ داریوں، تعددِ ازدواج، مہر، طلاق اور وراثت وغیرہ تمام امور پر روشنی ڈال کر اس بارے میں ہماری کامل راہ نمائی کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن شریف تمام برکاتِ دنیہ کا مجموعہ ہے۔"

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نصیحت پر ختم کیا جاتا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی افضل اور بے نظیر کتاب پر عمل کرنے اور اس کے احکام کو حرزِ جاں بنانے کی کوشش کرو۔ خدا تعالیٰ کی اس کتاب کی طرف خاص طور پر توجہ دیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔۔۔۔ کنواں موجود ہو لیکن ہم پانی نہ پئیں تو کس طرح پیاس بجھ سکتی ہے پس یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب جو تمہارے پاس موجود ہے یہ اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے جبکہ تم اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔۔۔۔ ہر معاملہ میں قرآن کریم کی اقتداء کرو تاکہ قرآنی حسن دُنیا پر نمایاں ہو۔"

(فضائلِ قرآن ص ۱۲۲)

قرآن عظیم کی خاص برکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سُن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اُس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمراءِ اضلاع وصدران و مربیانِ سلسلہ متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں واقفینِ زندگی طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ :-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ :-

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے وہ باقاعدہ مربّی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصّہ کو بھی پُورا نہیں کرتے ۔۔۔۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی ضرورت کی طرف متوجّہ ہوں ۔۔۔۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو کہ ساری دُنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔"

اُمراء اضلاع وصدر صاحبان و مربّیانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مجلسِ مشاورت کے فیصلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں، اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔ آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں براہِ مہربانی ان کے نام وولدیت معہ مکمل پتے ارسال فرمائیں تاکہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے سوّی تعطیلات کے بعد ہونے والے انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمد رَبّ العالمین

کِس قدر ظاہر ہے نُور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اس بہارِ حُسن کا دِل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قُدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبّت عاشقانِ زار کا

دُرِّ ثمین

یُوں اپنے گھر کو آگ لگاتا نہیں کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّید کے چراغ بُجھاتا نہیں کوئی
خود ظُلمتوں کو گھر میں بُلاتا نہیں کوئی

بے فائدہ بہا کے زمانے کی راہ میں
اپنے لہُو کو داغ لگاتا نہیں کوئی

سرمایۂ وفا کی اُڑی خاک ہر طرف
یُوں اپنے گھر کو آگ لگاتا نہیں کوئی

جِس کو ترس گئی مرے وجدان کی فضا
اِک بار بھی وہ گیت سُناتا نہیں کوئی

کانٹوں سے بھی نباہ کے آداب سیکھئے
ہر راستے میں پھُول بچھاتا نہیں کوئی

سُونا پڑا ہُوا ہے دِل و ذہن کا جہاں
اَب صُورتِ خیال بھی آتا نہیں کوئی

کیوں سادہ روشنی کا تمسخر اُڑائیے
طاقِ سحر پہ شمعیں جلاتا نہیں کوئی

دُکھ یہ نہیں کہ سوئی ہوئی ہے نئی حیات
دُکھ تو یہ ہے کہ اُس کو جگاتا نہیں کوئی

اَپنوں کا غم بھی کم تو نہیں میرے دوستو
سارے جہاں کا دَرد بٹاتا نہیں کوئی

ساحل کے آس پاس قیامت کا شور ہے
طُوفاں سے کشتیوں کو بچاتا نہیں کوئی

ثاقب سمجھ کے پھُول کیا میں نے انتخاب
زخموں سے بزمِ دِل کو سجاتا نہیں کوئی

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی مقبولیت سے عیسائیوں میں بوکھلاہٹ

پوپ پال عیسائی مشنری کی ناکامی کا ازالہ کریں گے

لندن ۱۶ جولائی (آصف جیلانی نمائندہ جنگ) افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دیگر مکتبِ خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں۔ ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے اور افریقہ کے مختلف علاقوں میں لوگوں کے قبولِ عیسائیت میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ افریقہ میں مجموعی طور پر ۴۱ کروڑ ۵۰ لاکھ مسلمان ہیں جبکہ عیسائیوں کی تعداد مجموعی طور پر دس کروڑ ہے۔ اور دس کروڑ سے زائد افریقی ایسے ہیں جن کا کوئی مذہب نہیں اور جنہیں تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ سابق بلجیمی کانگو کے شہر زائر اور افریقہ کے دیگر علاقوں میں تبلیغی کام کرنے والی عیسائی مشنریوں نے پوپ پال کو اس صورتِ حال سے آگاہ کیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ پوپ پال اس سلسلے میں اہم اقدامات کر رہے ہیں تاکہ عیسائی تبلیغی مہموں کی ناکامی کا ازالہ کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں اہم عوامل میں ایک یہ ہے کہ کانگو کے صدر موبوتو اور زائر میں مقیم عیسائی مشنری کے سربراہ جوزف مالولا کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے جوزف مالولا کو زائر سے روم واپس جانے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر موبوتو نے عیسائی مشنریوں سے مطالبہ کیا کہ افریقی عیسائیوں کے ناموں کے اس حصہ کو ختم کر دیا جائے جس سے عیسائیت کی نشاندہی ہوتی ہے اور ان کی جگہ قبائلی نام اختیار کئے جائیں تاکہ ملک کے تمام قبائل نو آبادیاتی دور کے رجحانات کو فراموش کر سکیں۔ چنانچہ خود موبوتو نے اپنے نام سے جوزف کا عیسائی نام حذف کر کے قبائلی لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس لفظ کے معنی ہوتے ہیں "وہ مرغا جس نے کسی مرغی کو نہیں چھوڑا"۔ اس کے علاوہ صدر موبوتو نے عیسائیوں سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ زائر میں کانگو کی برسرِ اقتدار جماعت کی ایک شاخ قائم کی جائے۔ یہ شہر برطانوی عیسائی تبلیغی اداروں کا صدر مقام سمجھا جاتا ہے۔ ان عیسائی اداروں نے اطلاع دی ہے کہ افریقہ میں عیسائیت کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ

ہی اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے خصوصاً گھانا اور نائیجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے یہاں عیسائیوں کو احمدی فرقہ کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ احمدی فرقہ کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف ہیں۔ نائیجیریا میں خانہ جنگی کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ میں بڑی مدد ملی کیونکہ رومن کیتھولک عیسائی اداروں نے بیافرا کے باغیوں کی بھرپور مدد کی تھی۔

(روزنامہ جنگ ۱۸ جولائی ۱۹۷۲ء)

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ الٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ — شنڈو محمد خان — گوجرانوالہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و ساوہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں!

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کھرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

تحریکِ جدید کے ذریعہ

احمدیت اکنافِ عالم میں پہنچی

اور احمدیت کے طفیل

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ مبارک

نسخہ جات

مشرق و غرب تک پہنچے

بہ توفیقِ الٰہی یہ سعادت ہم نے بھی پائی کہ مسیحاءِ زمانہ کے خلیفۂ اوّل رضؓ کے علم و حکمت سے دُنیا کی دُکھی مخلوق کی خدمت کر سکے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تانہ بخشد خُدائے بخشندہ

سنہ ۱۹۱۱ سے آپ سب کی خدمت میں حاضر

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ و ربوہ